بیمہ کی حقیقت و شرعی حیثیت

از۔ مولانا محمد تقی امینی ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڈھ

یک قسم کا معاہدہ ہے

بیمہ "INSURANCE" مستقبل کے امکانی حادثات و ناگہانی خطرات میں مالی کفالت کے لیے بیمہ دار اور کمپنی کے درمیان ایک قسم کا معاہدہ ہے جو پہلے سے مقرر کردہ شرطوں کے مطابق انجام پاتا ہے۔

اس معاہدہ کے مطابق بیمہ دار معینہ رقم یکبشت یا قسط وار کمپنی کو ادا کرتا ہے جس کو پریمیم "PREIMIUM" کہتے ہیں۔ اور کمپنی اس کے عوض حادثہ ضعیفی یا موت کے وقت ایک مجموعی رقم واپس کرتی ہے جس کو ہم بیمہ شدہ اماونٹ "INSURED AMOUNT" کہتے ہیں۔

بیمہ کرنے سے پہلے کمپنی حالات کا جائزہ لیتی پھر اس کو قبول کرکے پالیسی دیتی ہے جس کے لینے والے (بیمہ دار) کو پالیسی ہولڈر "POLICY HOLDER" کہتے ہیں

یہ پالیسی ایک قسم کی دستاویز ہوتی ہے جس میں متعلقہ تفصیلات درج ہوتی ہیں مثلاً قسط کی رقم مجموعی رقم جو ادا کرنی ہے سالانہ ادائیگی اور کمپنی جس قدر رقم واپس کرے گی وغیرہ،

بنیادی حیثیت سے بیمہ کی دو قسمیں ہیں

بیمہ کی بنیادی حیثیت سے ——— دو قسمیں ہیں۔

(۱) اموال کا بیمہ اور

(۲) زندگی کا بیمہ

اموال کے بیمہ کا تعلق اب تک جنرل انشورنس کمپنیوں[۱] سے ہے اور نہیں کہا جاسکتا کہ

[۱] جنرل انشورنس کمپنی کی دو قسمیں ہیں
(۱) پرائیویٹ بیمہ کمپنی اور (۲) پبلک بیمہ کمپنی

(باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

حکومت کب ان کو نیشنلائز کرے جیسا کہ اس نے بیمہ زندگی کی کمپنیوں کو نیشنلائز کر لیا ہے۔

جنرل انشورنس کمپنیوں کے تحت بیمے کی قسمیں | جنرل انشورنس کمپنیوں کے تحت درج ذیل قسم کے بیمے ہوتے ہیں

(۱) بحری بیمہ: یہ بحری خطرات سے امکانی نقصان کی تلافی کے لیے ہوتا ہے۔ مال کا خریدار بیمہ کی معینہ رقم ادا کرتا اور بھیجنے والا بیمہ کرا کے مال روانہ کرتا ہے اگر راستہ میں نقصان ہو جائے یا مال تلف ہو جائے تو کمپنی معاوضہ ادا کرنے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

پرائیوٹ کمپنی قائم کرنے کے لیے کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ پچاس افراد ہونے چاہئیں یہ افراد جگہ کا انتخاب کرتے سرمایہ کا تخمینہ لگاتے اور دیگر بنیادی امور طے کر کے کام شروع کرتے ہیں اس کمپنی کو عام حالات میں حصے منتقل کرنے اور دوسرے لوگوں کو شرکت کی دعوت دینے کی اجازت نہیں ہے۔ اسی طرح کام شروع کرنے کے لیے رجسٹرار کے پاس مختلف قسم کی دستاویز داخل کرنے اور ڈائرکٹر مقرر کرنے کی ضرورت نہیں ہے البتہ نام کے ساتھ لفظ پرائیوٹ "PRIVATE" لکھنا اور دستاویز داخل کرنا ضروری ہے جس میں کمپنی چلانے کے قوانین درج ہوں۔

پبلک بیمہ کمپنی میں کم از کم سات افراد ہونے چاہئیں اور زیادہ کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ یہ افراد ابتدا میں بنیادی امور طے کر کے اپنا سرمایہ لگاتے ہیں پھر بعد میں بہت سے افراد حصہ دار بن کر شریک ہوتے ہیں اور علیحدہ ہوتے رہتے ہیں۔

اس کمپنی کو قانونی شکل دینے کے لیے کئی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً رجسٹرار کے پاس مختلف قسم کے دستاویز داخل کرنا، شمولیت اور کام شروع کرنے کا سرٹیفکٹ حاصل کرنا اور قانونی کاروائی پوری ہونے کا اعلان کرنا وغیرہ،

اس کا انتظام ڈائرکٹروں کی ایک جماعت کے سپرد ہوتا ہے جس کو حصہ دار مل کر منتخب کرتے ہیں، یہ جماعت تنخواہ دار ہونے کے ساتھ کمپنی میں حصہ دار بھی ہوتی ہے اسے "بورڈ آف ڈائرکٹرز" کہتے ہیں۔ (باقی حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

(۲) آگ کا بیمہ: یہ آگ کے امکانی خطرات سے نقصان کی تلافی کے لیے معینہ رقم کے ذریعہ کرایا جاتا اور آگ سے نقصان ہو جانے کی صورت میں کمپنی معاوضہ ادا کرنے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

انتظام چلانے کے لیے نئے قوانین وضع کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ انڈین کمپنی ایکٹ ۱۹۵۶ء کے شیڈول (۱) کے ریگولیشن موجود ہیں وہی اس کمپنی میں نافذ ہوتے ہیں۔

سرمایہ حاصل کرنے کے لیے کمپنی پروسپکٹس "PROSPECTUS" جاری کرتی ہے جن میں حصوں کی تعداد۔ درخواست آنے کی تاریخ۔ بینک کا نام اور رقم جمع کرنے کی تعداد وغیرہ تفصیلات درج ہوتی ہیں۔

درخواستوں کی منظوری "بورڈ آف ڈائرکٹرز" کی میٹنگ میں ہوتی ہے جس کے بعد سکریٹری خریداروں کو منظوری اور اس بات کی اطلاع دیتا ہے کہ بقیہ رقم فلاں تاریخ تک ادا کرنی ضروری ہے۔

حصے ایک ہی قسم کے نہیں ہوتے بلکہ لوگوں کی سہولت کے لیے چھوٹے بڑے کئی قسم کے حصے جاری کیے جاتے ہیں مثلاً

(۱) وہ جن کو دوسرے حصوں پر ترجیح دی جاتی ہے اور ایک مقررہ شرح کے اعتبار سے نفع دیا جاتا ہے ان کو "PREFERENCE SHARES" کہتے ہیں۔

(۲) وہ جن کو ترجیحی حصوں کے بعد نفع دیا جاتا ہے ان کو "ORDINARY SHARES" کہتے ہیں

پھر ترجیحی کی کئی قسمیں کی جاتی ہیں۔

(الف) بعض وہ جن کو صرف سال رواں کے نفع میں ترجیح دی جاتی ہے اور اگر اس سال نفع نہ ہو تو ان کو کچھ نہیں ملتا۔

(ب) بعض وہ جن کو اگلے سال کے نفع سے بھی دینے کی شرط ہوتی ہے۔

(ج) بعض حصہ داروں کا سرمایہ کمپنی ایک عرصہ کے بعد واپس کر دیتی ہے ان کو بھی حسب معاہدہ نفع میں ترجیح دی جاتی ہے۔

(د) بعض حصہ دار پہلے اپنا ترجیحی حصہ وصول کرتے ہیں پھر آخر میں جو باقی بچتا ہے اس میں بھی شریک ہوتے ہیں۔

(۳) حادثاتی بیمہ: یہ مستقبل کے امکانی حادثہ اور نقصان کی تلافی کے لیے ہوتا ہے اس کی دو قسمیں رائج ہیں:

(الف) شخصی بیمہ اور

(ب) جائداد کا بیمہ

شخصی بیمہ

"شخصی" (پرسنل اکسیڈنٹ) میں انسان کے اعضاء ہاتھ پاؤں ناک کان وغیرہ کا بیمہ ہوتا ہے چنانچہ پہلے ذریعہ معاش کام کی نوعیت اور حادثات کی رفتار وغیرہ کا اندازہ کرکے رقم متعین ہوتی اور پھر حادثہ پیش آنے کی صورت میں نقصان کی تلافی کی جاتی ہے

ہندوستان میں پرسنل اکسیڈنٹ کا رواج عام نہیں ہے البتہ صنعتی مزدوروں کے لیے سماجی بیمہ کا انتظام کیا گیا ہے جس کی دو شکلیں ہیں۔

(۱) ۱۹۲۳ء کے "WORK MENSCOMDONSATIONACT" کے تحت بعض صنعتی اداروں میں اگر کام کے درمیان ملازمین کے کسی عضو کو حادثہ پیش آجائے تو ایک مقررہ شرح سے ادارہ کو اس کا معاوضہ ادا کرنا ضروری ہے۔

ادارہ کو اختیار ہے کہ ایسے حادثات کے لیے بیمہ کمپنی سے حادثاتی بیمہ کرائے یا خود اس کے لیے فنڈ قائم کرکے رقم جمع کرتا رہے۔

(۲) "EMPLOYEES STATEINSURANCE ACT" کے تحت بعض صنعتوں میں ملازمین کا سماجی بیمہ لازمی ہے اس کے لیے ادارہ اور ملازم دونوں ایک شرح سے رقم جمع کرتے ہیں اور حادثہ کے وقت مقررہ شرح سے رقم ادا کی جاتی ہے۔

جن ممالک میں پرسنل اکسیڈنٹ کا رواج عام ہے ان میں حسن وجمال۔ راگ راگنی اور ایکٹنگ وغیرہ کے بیمہ کا تعلق اسی قسم سے ہے۔

جائداد کا بیمہ

جائداد میں مختلف قسم کے اموال منقولہ وغیر منقولہ زمین مکان موٹر وغیرہ کا بیمہ شامل ہے (بحری و آگ کا بیمہ بھی اس کے عموم میں داخل ہے)

حسب دستور جائداد کی نوعیت اور حادثات کی رفتار کا اندازہ کرکے بیمہ کی رقم متعین ہوتی اور حادثہ پیش آنے کی صورت میں کمپنی نقصان کی تلافی کی ذمہ دار ہوتی ہے۔

جائداد کے بیمہ سے متعلق چند بنیادی باتیں یہ ہیں۔

جائداد کے بیمہ سے متعلق چند بنیادی باتیں

(۱) جائداد کا بیمہ نقصان کی تلافی کے لیے ہوتا ہے۔

(۲) جائداد کے بیمہ کے لیے قبضہ شرط نہیں ہے مالکانہ تعلق کافی ہے چنانچہ راہن اپنی مرہونہ جائداد کا بیمہ کرا سکتا ہے۔

(۳) بیمہ اسی صورت میں کرانے کی اجازت ہے جب کہ تلف ہو جانے سے واقعی مالی نقصان برداشت کرنا پڑے۔

(۴) بیمہ کراتے وقت جائداد کے محاسن و معائب کی تفصیل ذکر کرنا ضروری ہے اگر اس کے بعض عیوب چھپا لئے گئے اور اتفاق سے جائداد کا نقصان انہیں کی وجہ سے ہوا تو کمپنی نقصان کی تلافی کی ذمہ دار نہ ہوگی۔ مثلاً جائداد میں کوئی ٹکنیکی نقص تھا اور بیمہ کراتے وقت یہ ظاہر نہیں کیا گیا لیکن جائداد کا نقصان اسی کی وجہ سے ہوا تو کمپنی اس کا معاوضہ نہ دے گی

(۵) عیوب کی تفصیل بیان نہ کرنے کی صورت میں نہ صرف یہ کہ کمپنی نقصان کی تلافی کی ذمہ دار نہیں ہوتی بلکہ اداشدہ پریمیم بھی ضبط کرلیتی ہے۔

(۶) نقصان کے تخمینے کے لیے مختلف قسم کے ماہرین پر مشتمل ایک بورڈ ہوتا ہے جو نقصان کے اسباب اور اس کی مقدار وغیرہ کا فیصلہ کرتا اور کمپنی اس کے فیصلے کی پابند ہوتی ہے۔

بسا اوقات بورڈ نقصان کا سبب ان عیوب کو قرار دیتا ہے جن کا ذکر بیمہ کراتے وقت نہیں کیا گیا تھا اور جائداد کا مالک ان عیوب کو بتاتا ہے جن کا ذکر اس نے بیمہ کراتے وقت کیا تھا اسی طرح بورڈ مثلاً ۱۵ ہزار کا نقصان تجویز کرتا اور مالک ۲۰ ہزار کا نقصان بیان کرتا ہے تو ایسی اختلافی صورتوں میں تصفیہ کے لیے عدالت تک معاملہ لے جانے کی نوبت آتی ہے۔

(۷) جائداد کا معاوضہ دے دینے کے بعد کمپنی کو اس پر مالکانہ حقوق حاصل ہو جاتے ہیں

یعنی ملبہ اور بقیہ سامان کمپنی کا ہو جاتا نیز اس کو یہ بھی حق ہوتا ہے کہ آگ لگانے والے یا نقصان پہونچانے والے پر مقدمہ دائر کرکے رقم وصول کرے

(۸) جائداد کے نقصان پہونچانے والے اسباب میں قریبی سبب پر فیصلہ کیا جاتا ہے مثلاً "جاوا" سے کسی نے شکر کی بوریوں کا بیمہ کرایا اور چوہوں کے سوراخ کر دینے کی وجہ سے جہاز میں پانی بھر گیا جس سے شکر پگھل کر شربت میں تبدیل ہوگئی تو ایسی صورت میں پانی کو نقصان کا قریبی سبب قرار دے کر (اسی سے حفاظت کا بیمہ ہوا تھا) چوہا اور سوراخ کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔

(۹) کمپنی مختلف قسم کے بیموں سے جو پریمیم حاصل کرتی ہے اس سے تجارتی حصے اور تمسکات "DEBENTURE یا BOND" خریدتی نیز سودی قرض دیتی اور حکومت کے سیکورٹیز SECURITIES (سرکاری تمسکات) خریدنے میں صرف کرتی ہے۔

(۱۰) بیمہ کی مذکورہ قسموں میں حادثہ پیش نہ آنے کی صورت میں کمپنی وصول شدہ رقم (پریمیم) واپس نہیں کرتی بلکہ اس کی خود مالک ہو جاتی ہے۔

بیمۂ زندگی کا تعلق کارپوریشن سے ہے

بیمۂ زندگی کا تعلق کمپنیوں سے نہیں بلکہ کارپوریشن[1] سے ہے۔ ۱۹۵۶ء میں لائف انشورنس کارپوریشن ایکٹ وضع ہوا

---

[1] کارپوریشن ایک سرکاری ادارہ ہے جو ہندوستان کے اندر دیا ہر بیمۂ زندگی کا کاروبار کرتا اور زر بیمہ کی ادائگی کی ذمہ داری لیتا ہے۔

اس کے ممبروں کی تعداد زیادہ سے زیادہ ۱۵ اور سرمایہ کم وبیش ۵ کروڑ مقرر ہے۔ ممبروں کا انتخاب۔ صدر کا تقرر، سرمایہ کی فراہمی مرکزی دفتر کی جگہ کا تعین اور مختلف ذیلی کمیٹیاں وغیرہ جملہ امور حکومت کے سپرد ہیں۔

اس وقت لائف انشورنس کارپوریشن کا مرکزی دفتر بمبئی میں ہے جبکہ اس کے علاقائی دفتر

(باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

جس کے بعد بیمۂ زندگی کے تمام کاروبار جائداد اور ٹرسٹ وغیرہ کارپوریشن کو منتقل ہو گئے اور ایکٹ کے شیڈول (۱) کے تحت سب کا معاوضہ ادا کر دیا گیا۔ اب کسی کمپنی کو بیمۂ زندگی کرنے کا حق نہیں ہے سوائے پوسٹ آفس کے کہ وہ اپنے ملازمین کا خود بیمہ کر سکتا ہے۔

بیمۂ زندگی کا طریقہ بیمہ زندگی میں عام طور سے پہلے ڈاکٹری معائنہ کے ذریعہ صحت و تندرستی اور عمر طبعی وغیرہ کا اندازہ لگایا جاتا پھر مقررہ رقم پر متعینہ مدت کے لیے ایک معاہدہ ہوتا ہے جس کے تحت بیمہ دار طے شدہ رقم قسط وار کارپوریشن کو ادا کرتا رہتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

بمبئی کلکتہ مدراس دہلی اور کانپور میں ہیں۔

کارپوریشن کا انتظام "ایگزیکیٹیو کمیٹی" کے سپرد ہے جس کے ممبروں کی تعداد ۵ سے زیادہ نہیں ہوتی اور یہ سب کارپوریشن کے ممبر ہوتے ہیں۔

اسی طرح اس کے ایک یا کئی منیجنگ ڈائرکٹر ہوتے ہیں اور ہر ڈائرکٹر کارپوریشن کا ہمہ وقتی افسر ہوتا ہے جس کے حقوق و فرائض ایگزیکیٹیو یا کارپوریشن طے کرتا ہے علاقائی دفتر کی نگرانی وہدایت کے لیے علاقائی منیجر ہوتے ہیں جن کو مشورہ دینے کے لیے کارپوریشن کو علاقائی "بورڈ" کی تشکیل کا اختیار ہوتا ہے اور اس بورڈ کے ممبروں کی تعداد کارپوریشن کی صوابدید پر ہوتی ہے۔

کارپوریشن کی ایک زرکاری "INVESTMENT" کمیٹی ہوتی ہے جس کے ممبروں کی تعداد سات ہوتی ہے اس کمیٹی میں کارپوریشن کے کم از کم ۳ ممبر ہونا ضروری ہیں جبکہ بقیہ ممبر ایسے افراد سے منتخب ہونے چاہئیں جو مالی معاملات میں پوری مہارت رکھتے ہوں۔

کارپوریشن کا ایک فنڈ ہوتا ہے جس میں تمام آمدنی جمع ہوتی اور اسی سے جملہ ادائیگی واجب الادا ہوتی ہے۔ فنڈ کے حسابات جانچنے کے لیے کوالیفائڈ "آڈیٹرز" مقرر ہوتے ہیں جن کے لیے مرکزی حکومت کی منظوری ضروری ہے۔

ادائیگی کے لیے جو رقم متعین ہوتی ہے اس میں دو باتوں کا لحاظ ضروری ہے۔

(۱) اقساط کی مجموعی رقم بیمہ پالیسی کی رقم سے کم ہو یعنی اگر بیمہ دار قسطوں کو متعینہ مدت تک برابر ادا کرتا رہے تو یہ مجموعی رقم اس رقم سے کم ہو جو اس کو کارپوریشن سے بیمہ پالیسی کے پختہ ہو جانے پر واپس ملے گی۔

(۲) اداشدہ رقم سے وقتاً فوقتاً (سود یا منافع سے) ہونے والی جملہ آمدنی اس قدر ہو کہ مذکورہ کمی (۱) کی تلافی کے بعد بھی کارپوریشن کو نفع حاصل ہو مثلاً دس ہزار کی بیمہ پالیسی پر اقساط کی مجموعی رقم اگر ۹ ہزار ہوتی ہے تو اس کی زرکاری سے حاصل ہونے والا سود و منافع اتنا ہو جانا چاہئے کہ ایک ہزار کی کمی نیز — انتظامی مصارف و کاروباری خسارہ پورا کرنے کے بعد بھی کارپوریشن کو نفع ہو۔

بیمہ کاری مستقل فن اور کاروبار ہے

دراصل بیمہ کاری مستقل فن ہے جس میں اس کے اصول — طریقے اور نظام کار سے بحث ہوتی ہے اسی طرح وہ مستقل کاروبار ہے جس میں مختلف عمروں کے افراد کی شرح اموات اور اوسط عمر معلوم کرکے یہ حساب لگایا جاتا ہے کہ اگر ایک خاص عمر کے لوگ مقررہ مدت کے لیے بیمہ کراتے ہیں تو اس مدت میں ان سے کس قدر روپیہ وصول ہوگا۔ کارپوریشن کو کس قدر ادا کرنا پڑے گا۔ اور "سر حاصل" کتنا ہوگا وغیرہ۔

بیمۂ زندگی کی قسمیں

بیمہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) سالیانہ بیمہ "ANNUITY INSURANCE" اور

(۲) لائف انشورنس پالیسی LIFEINSURANCE POLICY

"سالیانہ" میں بیمہ دار یکمشت رقم کارپوریشن کو اس شرط پر دیتا ہے کہ وہ اس کو ایک معینہ مدت کے بعد ایک معینہ مدت تک یا بیمہ دار کی زندگی تک پنشن کی طرح متفرق قسطوں میں یہ رقم دیتا رہے گا۔

اگر مدت سے پہلے موت ہوگئی تو بقیہ رقم اس کے ورثاء کو ملے گی اور اگر مدت کے بعد

زندہ رہا تو اس کو بدستور ماہانہ رقم ملتی رہے گی (اگرچہ جمع شدہ رقم سے زیادہ ہو جائے)

"لائف انشورنس پالیسی" میں بیمہ دار دو قسم کی پالیسی خرید سکتا ہے۔

(الف) ہول لائف پالیسی "WHOLE LIFE POLICY" اور

(ب) انڈومنٹ پالیسی "ENDOWMENT POLICY"

"ہول لائف پالیسی" میں بیمہ دار پریمیم (قسطوں کی رقم) زندگی بھر ادا کرتا اور موت کے بعد اس کے ورثاء یا نامزدگان کو پالیسی کی رقم واپس کی جاتی ہے۔

"انڈومنٹ پالیسی" میں بیمہ دار ایک معینہ مدت تک بیمہ کی قسطیں (پریمیم) ادا کرتا اور پالیسی کے پختہ ہونے (مدت گزرنے) پر ساری رقم بیمہ دار کو ورثاء کو یا نامزدگان کو واپس ملتی ہے۔

مسئولیاتی کا تعلق بیمۂ زندگی سے ہے	مسئولیاتی بیمہ "LIABILITY INSURANCE" کا تعلق بیمۂ زندگی سے ہے اس کی دو قسمیں رائج ہیں۔

(الف) تعلیمی بیمہ اور

(ب) شادی کا بیمہ

"تعلیمی" میں بچہ کی تعلیم کا بیمہ ہوتا اور معینہ رقم قسط وار ادا کی جاتی ہے۔ یہ رقم بیمہ دار کی موت کے فوراً بعد نامزد کردہ بچہ کو نہیں واپس کی جاتی بلکہ مقررہ مدت گذرنے کے بعد یکمشت، ششماہی سالانہ (جیسا طے ہوا ہو) دی جاتی ہے۔

اور اگر بچہ کا انتقال ہو جائے تو بیمہ دار کو اختیار ہے کہ جمع شدہ رقم واپس لے لے یا دوسرے بچہ کو پالیسی منتقل کر دے۔

اسی طرح "شادی" میں "بچہ" کی شادی کا بیمہ ہوتا اور معینہ رقم قسط وار ادا کی جاتی ہے اگر نامزد کردہ بچہ کا انتقال ہو جائے تو بیمہ دار کو جمع شدہ رقم واپس لینے یا دوسرے بچہ کے نام پالیسی منتقل کرنے کا اختیار ہے۔

لیکن اگر قسط پوری ہونے سے پہلے بیمہ دار کا انتقال ہو جائے تو لامحالہ کمپنی قسط وصول کرنا ترک کر دے گی اور مدت گذرنے کے بعد جب بچہ کو تعلیمی ضرورت پیش آئے گی یا اس کی عمر شادی کو پہونچے گی تو وہ رقم (جس قدر بھی ہو) اس کو ادا کر دی جائے گی۔

بیمۂ زندگی سے متعلق چند بنیادی باتیں

بیمۂ زندگی سے متعلق چند بنیادی باتیں یہ ہیں:

(۱) زندگی کا بیمہ پس اندازی کی ترغیب اور پسماندگان کو مالی پریشانیوں سے بچانے کے لیے ہوتا ہے:

(۲) ہر اس شخص کی زندگی کا بیمہ کرایا جا سکتا ہے جس سے قابل بیمہ مفاد "INSURABLE INTEREST" متعلق ہو خواہ اس کی موت سے مالی نقصان برداشت کرنا پڑے یا نہ برداشت کرنا پڑے۔ مثلاً بوڑھا باپ جوان بیٹے کا۔ قرضخواہ مقروض کا۔ شوہر بیوی کا اور محب اپنی محبوبہ کا بیمہ کرا سکتا ہے۔

(۳) بیمہ کرتے وقت عام طور سے باقاعدہ ڈاکٹری معائنہ ہوتا اور اپنے خاندان کے مہلک امراض ظاہر کرنا ضروری ہوتا ہے۔

بیمہ میں چونکہ ایک بہترین اعتماد "UBERIMAE FAEDE" کا اظہار ہوتا ہے اس بناء پر متعلقہ کسی بات کا چھپانا درست نہیں ہے اور چھپانے کی صورت میں نقصان کا اندیشہ ہے

(۴) پریمیم "PREIMIUM" سہ ماہی ششماہی سالانہ لیا جاتا یا سیلری سیونگ "SALARY SAVING SCHEME" کے تحت ماہانہ تنخواہ سے قسط کی رقم وضع کی جاتی ہے

(۵) متعینہ مدت تک بیمہ دار زندہ رہتا ہے تو وہ خود بیمہ پالیسی کی رقم وصول کرتا اور اگر فوت ہو جاتا ہے تو اس کے ورثاء یا نامزدگان وصول کرتے ہیں۔

یہ نامزدگان بیمہ دار کے ورثاء ہوں یا غیر ہوں کارپوریشن کو اس سے کوئی بحث نہیں ہوتی،

۶۔ پالیسی دو قسم کی ہوتی ہے۔

(الف) مع بونس "BONUS"

(ب) بغیر بونس "BONUS"

بونس لینے پر بیمہ دار کو مجبور نہیں کیا جاتا یہ اس کی مرضی پر منحصر ہے کہ جس قسم کی چاہے پالیسی لے البتہ غیر بونس والی پالیسی میں اقساط کی رقم کم کر دی جاتی ہے یعنی بونس کی صورت میں اگر کسی پالیسی پر اقساط کی مجموعی رقم ۹ ہزار ہے تو غیر بونس کی صورت میں مثلاً ۸ ½ ہزار رہ جاتی ہے

(۷) پالیسی ہولڈر (بیمہ دار) کو جو بونس دیا جانا طے ہوتا ہے اس کی صرف اطلاع آتی ہے وصولیابی پالیسی پختہ ہونے (مدت بیمہ ختم ہونے) پر جملہ رقم کے ساتھ ہوتی ہے۔

(۸) متعینہ مدت سے پہلے اگر بیمہ دار کا انتقال ہو جائے تو اقساط کی کل رقم ادا نہ ہونے کے باوجود کارپوریشن کو معاہدہ کے مطابق پالیسی کی کل رقم ادا کرنی ضروری ہے۔

(۹) بیمہ دار کو بیمہ منقطع کرنے کا ہر وقت اختیار ہے اگر دو سال کا پریمیم ادا کرنے سے پہلے بیمہ کو منقطع کیا ہے تو ادا شدہ پریمیم ضبط ہو جائے گا اور اگر اس کے بعد انقطاع کی درخواست دی ہے تو اس کی دو شکلیں ہیں۔

(الف) پالیسی کو سرینڈر "SURRENDER" کر دیا جائے اس صورت میں کارپوریشن اقساط کی ادا شدہ رقم سے انتظامی مصارف نکال کر بقیہ رقم واپس کر دیتی ہے۔

یہ واپسی "SURRENDER VALUE" ہمیشہ ادا شدہ رقم سے کم یعنی ۴۰ اور ۶۰ فیصد کے درمیان ہوتی ہے۔

(ب) پالیسی کو "PAID UP" کرا لیا جائے یعنی اقساط کی جتنی رقم ادا ہو چکی ہے اسی کو پالیسی کی کل رقم تسلیم کیا جائے اور مدت ختم ہونے پر یہ رقم مع بونس واپس کی جائے۔

(۱۰) قسط بند کر دینے کی صورت میں بیمہ دار ایک مدت کے اندر جب چاہے قسط دوبارہ جاری کر سکتا ہے البتہ درمیان کی اقساط مع سود یکمشت ادا کرنا ضروری ہے۔

(۱۱) کمپنی کی طرح کارپوریشن بھی حاصل شدہ پریمیم سے تجارتی حصے اور تمسکات خریدتا نیز سودی قرض دیتا .... اور حکومت کے سیکورٹیز (سرکاری تمسکات) خریدنے میں صرف کرتا ہے۔

کارپوریشن کی آمدنی اور اس کے مصارف | کارپوریشن کی آمدنی درج ذیل مدات سے ہوتی ہے۔

(الف) اقساط کی رقم

(ب) مذکورہ ۱۱ میں لگے ہوئے سرمایہ سے حاصل شدہ آمدنی،

(ج) سوخت " LAPSE " شدہ پالیسی کی رقم۔

(د) انفرادی پالیسیوں پر ہونے والی بچت۔

(ی) متفرقات۔ مثلاً بیمہ دار لاپتہ ہوجائے اور پالیسی کا دعویدار نہ باقی رہے تو ایک مقررہ مدت کے بعد کارپوریشن جمع شدہ رقم کا مالک ہوجائے گا

مصارف کے مدات درج ذیل ہیں۔

(الف) مطالبات کی رقم

(ب) انتظامی مصارف

(ج) متفرق قسم کے خسارے

(د) مختلف قسم کے محفوظات مثلاً ریزرو فنڈ وغیرہ۔

سرحاصل اور بونس | آمدنی و مصارف کے میزان سے "سرحاصل" کا تعین ہوتا ہے یعنی کارپوریشن ہر دو سال میں ماہر بیمہ " ACTUARY " کا تقرر کرتا جو آمدنی و مصارف کا تخمینہ کرکے سرحاصل کا تعین کرتا ہے،۔

سرحاصل کا ۹۵ فی صد بونس کے لیے نامزد کر دیا جاتا اور ۵ فی صد حکومت کے صوابدید پر خرچ ہوتا ہے۔ اسی طرح بونس میں مذکورہ تمام مدات کی آمدنی شامل ہوتی ہے صرف سودی قرض سے حاصل شدہ آمدنی نہیں ہوتی۔

بیمہ کاری میں دوسرے کاروبار کی بہ نسبت "سرحاصل" نکالنا زیادہ مشکل ہے کیونکہ دوسرے کاروبار میں عام اقتصادی حالت کو دیکھ کر نفع و نقصان کا اندازہ آسانی سے لگ سکتا ہے جبکہ بیمہ کاری میں مدت بیمہ کے درمیان بیمہ دار کے انتقال کے اندیشہ سے تخمینہ لگانے میں پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں۔

(باقی)